درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ العالی

ضبط: مولانا عبدالقیوم حقانی

# نظامِ اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

## امام ترمذیؒ کی جامع السنن کے کتاب الاطعمہ کے احادیث کی روشنی میں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تناول فرمانے کا طریقہ، تین انگلیوں کا استعمال، انگلیاں چاٹنے کی سنت اور حکمت و مصلحت اور حدیث باب کی توضیح و تشریح۔

## باب ماجاء فی لعق الاصابع

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعه فانه لایدری فی ایتهن البرکة۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے برکت کس میں ہے۔

یہ ابواب الاطعمہ کا سلسلہ ہے۔ آداب طعام کا بیان جاری ہے، ایک ادب یہ بھی ہے کہ جب کھانا کھانے سے فراغت ہو تو انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں کہ وہ روغن، رغن سالن اور طعام سے آلودہ ہوں گی اور اگر خشک کھانا کھایا ہے اور انگلیاں کھانے سے آلودہ نہیں ہیں یا اس طرح کھانا کھایا ہے کہ انگلیاں کھانا لگنے سے محفوظ رہی ہیں تو پھر چاٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔

**انگلیاں چاٹنا عیب نہیں**

اذا اکل احدکم فَلْیَلْعَقْ اصابعه یہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیا کرے۔

انگلیاں چاٹنا یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے اور نہ ہی قابلِ اعتراض عمل ہے کھانا خدا کی نعمت ہے اس کا ایک ایک حصہ بلکہ چھوٹے اجزاء اور ذرات بھی عام کھانے کی طرح قابلِ احترام اور ایک نعمت ہیں تو ان کی بھی قدر کرنی چاہیئے۔

**اہل مغرب کا بودا اعتراض**

آج اہل مغرب اور خود مسلمان معاشرہ میں مغرب زدہ لوگ اسلام کی اس

مبارک تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں اور انگلیوں کے چاٹنے کو تضحیک و استہزاء کا نشانہ بناتے ہیں خود تو ہاتھوں کے بجائے چمچے، چھری اور کانٹا استعمال کرتے ہیں ہوٹلوں میں جب چھری کانٹا اور چمچے دیئے جاتے ہیں تو انہیں اس بات کا کوئی علم نہیں ہوتا کہ اس سے قبل اسے کس نے استعمال کیا ہے کن کے منہ میں گئے ہیں کس مرض میں مبتلا مریضوں نے انہیں استعمال کیا ہے پھر اس کے بعد آیا وہ دھوئے بھی گئے ہیں یا نہیں ؟ ان کے دھونے میں گرم پانی یا جراثیم کش ادویات کا استعمال بھی ہوا یا نہیں ؟ حیرت ہے کہ جراثیم سے بھرپور اور ستر اور چمچے، کانٹے اور چھریاں تو انہیں ستھرے اور صاف معلوم ہوتی ہیں مگر اپنی صاف ستھری انگلیوں میں انہیں جراثیم نظر آتے ہیں، علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں بعض بے وقوفوں نے انگلیاں چاٹنے کو حقیر قرار دیا ہے بعض اسے ناپسند قرار دیتے ہیں اور بعض اسے قباحت کی نظر سے دیکھتے ہیں، حالانکہ ان کو عقل سے کام لینا چاہیئے آخر انگلیوں پر جو کھانا لگا ہوا ہے یہ وہی تو ہے جو ابھی کھایا جا رہا تھا آخر اس میں کونسی نئی چیز آگئی اور اس میں قباحت کیا ہے ؟

## کانٹا چھری سے محبت اور انگلیوں سے نفرت کیوں ؟

یہ معترض یہ فیشن پرست، آزاد خیال اور مغرب زدہ طبقے کے لوگ بظاہر ستھرے نظر آتے ہیں مگر باطن میں خبث و نجاست سے بھرپور ہیں ان کی شب و روز کی زندگی میں طہارت کا تصور تک نہیں ہے۔ حلال و حرام اور پاکیزگی کو وہ جانتے تک نہیں، شرعی طہارت سے نا آشنا ہیں چمچوں، چھری اور کانٹوں کے ان دلدادہ گان سے کوئی پوچھے کہ جناب اپنی انگلیوں سے کیوں نفرت ہے ؟۔

## کھانے کیلئے ہاتھ دھونے کے بعد تولیہ مسنون نہیں

حیرت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آداب طعام میں یہ تعلیم دے دی ہے کہ جب کھانا دستر خوان پر چنا جائے۔ تو بیٹھنے سے قبل ہاتھ دھولو اگر ہاتھوں پر کوئی جراثیم ہوں گے تو دھونے سے وہ ختم ہو جائیں گے ــــ جب کھانا کھانے کے لیے ہاتھ دھولیے تو اس کے بعد پھر ہاتھوں کو خشک کرنے کے لیے کپڑے یا تولیہ کا استعمال مسنون نہیں ہے، ہاتھ دھو لینے کے بعد پھر چھری کانٹے اور چمچوں کے استعمال پر اصرار کیوں ؟ آج کل ایک فیشن یہ بھی ہے کہ ہاتھ دھلا کر انہیں خشک کرنے کے لیے تولیہ پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مسنون نہیں ہے۔

یہ سب چیزیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں تھیں وہ جانتے تھے کہ اس زمانہ میں بھی خدا جانے اس تولیہ میں کیا کیا چیزیں آلائشیں اور کیا کیا جراثیم ہوں گے اور اس کو کتنے اور کیسے کیسے لوگ استعمال کریں گے۔ سائنسدان آج کل خوردبین لگا لگا کر جراثیم اور آلائشوں کو دیکھتے اور تحقیقات کرتے ہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل بغیر کسی آلہ اور خوردبین کے بتا دیا تھا کہ کھانے کے لیے ہاتھ دھو لینے کے

بعد تولیہ کا استعمال مضر صحت ثابت ہو سکتا ہے۔

بہر حال اپنا کھانا ہے اور اپنی انگلیاں ہیں تو اگر اپنی انگلیوں کی صفائی کر لی چاٹ لی تو اس میں کونسا عیب آگیا۔ یہ عجمی اور مغربی تہذیب وتمدن والے محض ظاہری زیب و زینت کو دیکھتے اور اس پر اکتفا کرتے ہیں۔ باطن کی انہیں کوئی پرواہ نہیں حتیٰ کہ بغل اور زیر ناف بالوں کی صفائی تک نہیں کرتے۔

دین اسلام کی تعلیمات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر کوئی عار اور شرم نہیں کرنی چاہیئے

## صحابہ کرامؓ اور سنتِ رسولؐ کا اہتمام

صحابہ کرامؓ نے جب ایران فتح کیا تو ایک بڑا دربار لگا اس میں عجمی سردار اور رؤسا موجود تھے، سلمان فارسیؓ فاتح تھے اور ان کا تقرر بحیثیت گورنر کے ہوا تھا دعوت کا انتظام ہوا حضرت سلمان فارسیؓ سے ایک نوالہ روٹی کا گر گیا، تو انہوں نے اسے زمین سے اٹھا کر صاف کر کے کھالیا ان کے اس عمل سے بعض لوگوں کو گھبراہٹ ہوئی اور سوچا کہ گورنر کے ایک نوالے کے گرجانے اور اٹھانے سے ہماری فضیحت ہوئی۔ یہ عجمی تہذیب کے لوگ کیا کہیں گے، حضرت سلمان فارسیؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ کیا میں ان عجمی لوگوں کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کردوں۔ یہاں یہ بھی یاد رہے جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے تصریح کی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی فعل کو اپنی ذاتی حیثیت سے قبیح سمجھے یا اس کو حقارت کی نظر سے دیکھے تو اور بات ہے اور اگر خدانخواستہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل، سنت اور عمل کو قباحت کی نظر سے دیکھے گا، حقارت و استحقار اور نفرت کرے گا تو اس کے ایمان کا خطرہ ہے نعوذ باللہ من ذلک۔

## ترمذیؒ کے ابواب الاطعمہ کی روح

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن اور آداب طعام کے تمام ابواب اور روایات کی روح یہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کی بے قدری نہ کرو جن لوگوں کو کھانا محنت اور مشقت سے ملتا ہے جو دن رات ایک کر کے بڑی مشکل سے ایک وقت کا کھانا حاصل کرتے ہیں اس کی قدر ان سے پوچھو۔

## ایک تعارض اور اس کا حل

اگلے باب، باب ماجاء فی اللقمۃ تسقط میں ایک حدیث میں آیا ہے وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحفَۃَ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بھی حکم دیا کہ جب کھانا کھالینے کے بعد پلیٹ میں جو تھوڑا سا کھانا رہ جائے تو اسے بھی انگلیوں سے صاف کرلیا کرو۔ اب ایک طرف تو بار بار تاکیدات ہیں کہ کھانا کم کھایا کرو تقلیل طعام کی تلقین ہوئی ہے اور یہاں پلیٹ کی صفائی کی تاکید ہے۔

وجہ یہ ہے کہ پلیٹ میں طعام کا بقیہ بھی ایک عظیم نعمت ہے مگر اسے کوئی اور تو کھائے گا نہیں۔

معمولی سی چیز اور پس خوردہ سمجھ کر بے قدری کرکے اسے کوڑے کرکٹ پر پھینک دیا جائے گا۔ لہٰذا اس سے نعمت کی بے قدری ہوگی نعمت کی بے قدری نہ کرو نعمت کے لیے خود کو محتاج سمجھو اور اپنے احتیاج کا اظہار کرو۔ اسی طرح انگلیوں پر جو ذرات لگے ہوئے ہیں ان کی بھی قدر کرو ورنہ وہ ڈھل کر پاؤں تلے آجائیں گے اور ضائع ہوں گے۔

فَلْیَلْعَقْ ــــ خود چاٹ لے اور بعض روایات ہیں فَلْیُلْعِقْ، دوسرے کو چٹوائے کے الفاظ نقل ہوئے ہیں گویا ایک العاق ہے اور ایک لعوق ہے۔ امام ترمذی لعوق کو ترجیح دیتے ہیں فلیلعق ہے اس لیے ترجمۃ الباب میں ماجاء فی لعق الاصابع کا عنوان قائم فرمایا۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے کیں کہ ان کو چاٹ لو، وہ تو بہرحال حضور ﷺ ہی کی انگلیاں تھیں، صحابہ کرام رض تو آپ ﷺ کے وضو کے پانی کو بھی متبرک سمجھتے تھے ــــ ہوسکتا ہے کسی موقعہ پر صحابہ کرام رض نے اس تمنا کا اظہار کیا ہوگا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام کا بقیہ اور آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے ملموس کھانے کا تبرک ہم حاصل کرلیں آپ ﷺ نے ان کو اپنی انگلیاں چاٹنے کی اجازت دے دی ہوگی، اب ہر شخص کا مقام، نبی کا مقام تو نہیں ہوسکتا اور نہ ہر کس و ناکس سے لوگوں کی وہ عقیدت و محبت اور وارفتگی و اہمیت ہوسکتی ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے تھی۔ لہٰذا جن روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انگلیاں چٹوانے ذکر ہوا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ خاص ہے ــــ خلاصہ یہ کہ یہاں فلیلعق ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لیا کرو اور یہ کوئی عیب کی بات نہیں۔

اصابعہ بہرحال جب کھانا کھائے تو ہاتھ دھونے سے قبل انگلیاں چاٹ لیا کریں یہ عمل مستحب ہے شمائل ترمذی میں روایت ہے ان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کان یَلْعَقُ اصابعہ ثلثاً" اس لیے بعض شارحین حدیث اور ائمہ متبوعین نے کہا ہے کہ تین مرتبہ انگلیوں کا چاٹنا مستحب ہے تاہم حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں بھی ثلث مرات (تین مرتبہ) مراد نہیں بلکہ تین انگلیاں چاٹنا مراد ہے، جیسا کہ اس مضمون کی ایک روایت شمائل میں حضرت انس رض سے مروی ہے ــ

قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل طعاماً لعق اصابعہ الثلٰث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے۔

## کھانے میں تین انگلیوں کے استعمال کی تعلیم و حکمت

ان احادیث کے پیش نظر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح کی ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا مستحب ہے لہٰذا چوتھی اور پانچویں انگلیاں استعمال نہ کی جائیں البتہ عذر، بیماری اور ضرورت کی صورت میں اُن کے استعمال میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ہمیشہ کا معمول بھی تین ہی انگلیوں سے کھانا کھانے کا تھا اس میں حکمت و مصلحت اور فلسفہ ظاہر ہے کہ لقمہ چھوٹا ہوگا، کھانے کی مقدار قلیل ہوگی، بلا عذر پانچوں انگلیوں کا استعمال حرص وطمع کی علامت ہے اور بعض اوقات طبی نقطہ نظر سے نقصان بھی ہوتا ہے کہ بڑا لقمہ معدہ کے منہ (فم معدہ) پر بوجھ بن جاتا ہے اور بے تحاشا کھانے اور بڑے لقمے بنانے سے حلق میں اٹک جانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔

## انگلیاں چاٹنے کی ترتیبِ مسنون

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے انگلیاں چاٹنے کے معمول میں بھی حُسنِ ترتیب بھی حکمت و مصلحت کے بے شمار فائدوں پر مشتمل تھی، کھانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم وسطیٰ مسبحہ اور ابہام کو استعمال کرتے تھے، یہی تین انگلیاں تھیں جن سے کھانا تناول فرمانے کا معمول تھا۔ اسی طرح بعض روایات کی تصریح کے مطابق پہلے آپ وسطیٰ کو چاٹتے تھے پھر مسبحہ کو اور اس کے بعد ابہام کو، اس ترتیب میں ایک حکمت تو یہ تھی کہ وسطیٰ (درمیان کی انگلی) لمبی ہونے کی وجہ سے زیادہ ملوث ہوتی ہے۔ لہٰذا اس سے آغاز کرنا زیادہ مناسب ہے دوسرا یہ کہ چاٹنے کا دور اس طرح دائیں کو چلتا ہے کیونکہ مسبحہ (شہادت کی انگلی) وسطیٰ (درمیان کی انگلی) کے دائیں جانب واقع ہوگی اور آپ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے عام معمولات میں تیامن پسند تھا یہاں بھی تیامن کی صورت کو ترجیح دی گئی۔

## انگلیاں چاٹنے کی حکمت

فانہ لا یدری فی ایتھن البرکۃ کھانے والے کو اس کا علم نہیں ہے کہ طعام کے کون سے اجزاء میں برکت ہے یہ انگلیاں چاٹنے کی حکمت بیان کردی اطعمہ اور کھانوں کے بھی مختلف اقسام ہیں اور کھانے کی ہر قسم ایک مستقل نعمت ہے پھر اُن میں سے بھی بعض اجزاء خاص الخاص نعمت ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ وہ طعام کا کون سا حصہ اور کون سے اجزاء ہیں جو عند اللہ اس کی خاص الخاص نعمت قرار پاتے ہے ر اوقات میں بھی یہی صورت حال ہے تمام سال میں رمضان کو خاص فضیلت ہے تمام ایام میں یوم الجمعہ

لو پھر جمعہ میں ایک ساعتِ مبارک کو خصوصی اہمیت اور فضیلت و شرف حاصل ہے اور وہ ساعتِ مبارک پوشیدہ ہے ہمیں اس ساعت مبارک کے تتبع اور تلاش کا حکم ہے۔

صلواۃ الوسطیٰ کے تعیین میں بھی اختلاف ہے گویا اسے بھی مخفی رکھا گیا ہے۔ اسی طرح تمام قرآن مجید برکات ہی برکات ہیں ہر ہر لفظ اور ہر ہر حرف، برکت ہے باعث اجر و ثواب مگر اسم اعظم علی التعیین کسی کو بھی معلوم نہیں، لیلۃ القدر کی بھی یہی صورت حال ہے۔

بہر حال طعام سارے کا سارا برکت ہی برکت ہے، برکت کا معنی زیادۃ، ثبوت خیر اور دنیا و آخرت کا انتفاع ہے، مگر خاص الخاص برکت و نعمت خدا جانے کون سے اجزاء میں ہے وہ مستور ہے اور اسی کی وجہ سے تمام طعام پر برکت حاوی ہوتی ہے کھانا خیر و برکت اور تقویت بدن اور تغذیہ کا سبب بن جاتا ہے جس سے بدن کو سلامتی اور تکالیف سے حفاظت حاصل ہوتی ہے وہ تحصیل علم، تحصیل عبادت اور تقویٰ و طاعت کا سبب بنتا ہے، جب وہ برکت نہ ہو تو سارا کھانا بے برکت ہو جاتا ہے امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حاصل یہ ہے کہ جو طعام انسان کے سامنے رکھا گیا ہے اس میں برکت تو ہے ہی لیکن یہ معلوم نہیں کہ برکت کس حصہ میں ہے جو کھایا گیا ہے یا ان اجزاء میں ہے جو انگلیوں پر لگے ہوئے ہیں یا وہ حصہ برکت والا ہے جو پلیٹ میں رہ گیا ہے یا اس لقمہ میں برکت ہے جو نیچے گر گیا ہے اس لیے حصول برکت کے لیے ان تمام اجزاء کو سمیٹنے کی تعلیم دی گئی ہے۔


# ادارۃ العلم والتحقیق کی ایک اور پیش کش

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شب و روز کی دعائیں، اصل عربی مع اُردو ترجمہ صبح سے شام تک گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

مرتبہ: حافظ محمد صفی اللہ معاویہ

ایک خوبصورت رنگین چارٹ کی صورت میں مساجد، لائبریریوں، تعلیمی اداروں دفاتر اور گھروں میں ہر وقتی ضرورت کی چیز، بے شمار منافع اور اجر و ثواب کا ذریعہ، صرف پندرہ روپے کی ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

ناظم دفتر ادارۃ العلم والتحقیق۔ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

اپنی جہاز راں کمپنی

# پی این ایس سی

کے

# جہاز

سے مال بھیجیے

## بروقت - محفوظ - باکفایت

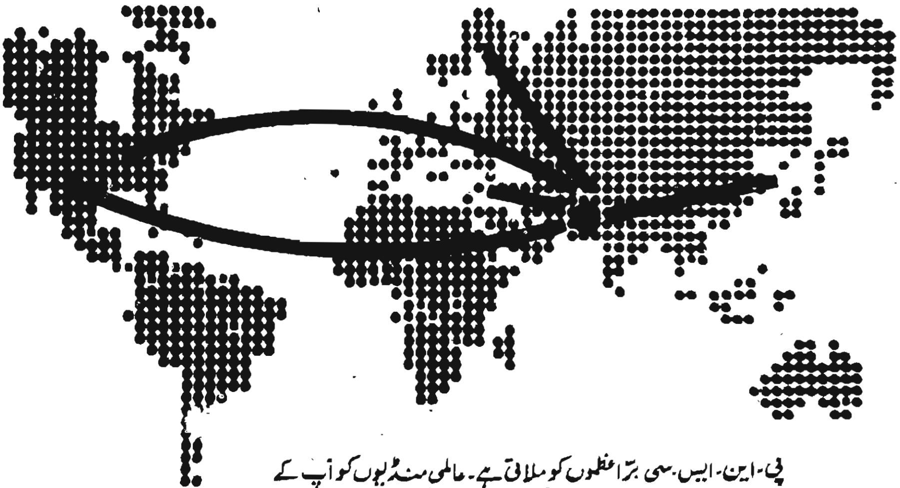

پی-این-ایس-سی برّاعظموں کو ملاتی ہے۔ عالمی منڈیوں کو آپ کے قریب لے آتی ہے۔ آپ کے مال کی بروقت، محفوظ اور باکفایت ترسیل برآمدکنندگان اور درآمدکنندگان، دونوں کے لیے نئے مواقع فراہم کرتی ہے۔

پی-این-ایس-سی قومی پرچم بردار - پیشہ ورانہ مہارت کا حامل جہاز راں ادارہ، ساتوں سمندروں میں رواں دواں

**قومی پرچم بردار جہاز راں ادارے کے ذریعہ مال کی ترسیل کیجئے**

پاکستان نیشنل
شپنگ کارپوریشن
قومی پرچم بردار جہاز راں ادارہ

PNSC


PNSC 2 88 PID - Islamabad

PARAGON